# ایزی پیسہ پر جوئے والی اسکیم کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

ایزی پیسہ پر ایک سکیم ہے کہ ایک روپیہ ادا کر کے بائیک، موبائل وغیرہ کی قرعہ اندازی میں شامل ہوتے ہیں، اور پھر قرعہ اندازی سے کسی ایک کی بائیک وغیرہ نکلتی ہے، اور بقیہ کو کچھ نہیں ملتا، وہ جو ایک روپیہ لگایا ہوتا ہے، وہ بھی واپس نہیں ملتا، تو اس حوالے سے بتا دیں کہ کیا یہ ایک روپیہ دے کر قرعہ اندازی میں شامل ہونا جائز ہے؟

## جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ایک روپیہ دے کر اس قرعہ اندازی میں شامل ہونا، ناجائز و گناہ ہے کیونکہ یہ شرعی لحاظ سے جوا ہے کہ قرعہ اندازی میں جس کا نام نکل آئے گا، اس کو وہ بائیک وغیرہ مل جائے گی، اور اس کو فائدہ ہو جائے گا، اور بقیہ کے پیسے ضائع ہو جائیں گے، جبکہ شرعی لحاظ سے اپنے پیسوں کو یوں محل خطر پر پیش کرنا جوا ہے جو کہ ناجائز و گناہ اور جہنم میں لیجانے والا کام ہے۔

جوئے کے متعلق اللہ پاک کا ارشاد ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ ترجمہ: اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک، شیطانی کام ہیں تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔ (پارہ 7، سورۃ المائدۃ، آیت 90)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے "أن نبي اللہ صلی اللہ علیه وسلم: نهى عن الخمر والميسر" ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے شراب اور جوئے سے منع فرمایا ہے۔

(سنن ابو داؤد، جلد 2، صفحہ 163، مطبوعہ: لاہور)

حاشیہ شلبی میں ہے "أن اللہ تعالی حرم القمار" ترجمہ: اللہ عزوجل نے جوئے کو حرام فرمایا۔ (تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق و حاشیۃ الشلبی، جلد 6، صفحہ 31، المطبعۃ الکبری الأمیریۃ- بولاق، القاہرۃ)

المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی میں ہے ”القمار مشتق من القمر الذی یزداد وینقص، سمی القمار قماراً، لان کل واحد من المقامرین ممن یجوز ان یذہب مالہ الی صاحبہ، ویستفید مال صاحبہ، فیزداد مال کل واحد منہما مرۃ وینتقص اخری، فاذا کان المال مشروطاً من الجانبین کان قماراً، والقمار حرام، ولان فیہ تعلیق تملیک المال بالخطر، وانہ لا یجوز“ ترجمہ: قمار (جوا) قمر سے مشتق (نکلا) ہے، جو بڑھتا اور گھٹتا رہتا ہے، قمار کو قمار اس لیے کہا گیا کہ مقامرین (جوا کھیلنے والوں) میں سے کوئی بھی اپنے ساتھی کا مال لے جاسکتا ہے اور دوسرے کے مال سے فائدہ حاصل کرسکتا ہے پس ان میں سے ہر ایک کا مال کبھی بڑھ جاتا ہے اور کبھی کم ہوجاتا ہے، پس جب مال دونوں جانب سے مشروط ہو تو یہ قمار ہے اور قمار حرام ہے اور اس لئے کہ اس میں مال کو حاصل کرنے میں خطرے پر معلق کرنا پایا جاتا ہے اور یہ ناجائز ہے۔ (المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی، جلد5، صفحہ 323، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

مفتی اعظم پاکستان مفتی وقارالدین علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "ایسی کوئی لاٹری جائز نہیں جس میں قرعہ اندازی کرنے سے اگر کسی ممبر کا نام نہ نکلے تو اس کا اپنا روپیہ ختم ہوجائے گا اور جس کا نام نکلا وہ دوسروں کا روپیہ حاصل کرلے یہ "جوا" ہے اس قرعہ اندازی میں نام نکلنے والے کو عمرہ پر بھیجا جائے یا نقد روپیہ اسے دیا جائے۔" (وقار الفتاوی، جلد3، صفحہ 310، مطبوعہ کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

**مجیب:** مولانا محمد آصف عطاری مدنی

**فتوی نمبر:** WAT-4333

**تاریخ اجراء:** 22ربیع الآخر1447ھ/16اکتوبر2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net